بسم اللہ الرحمن الرحیم

طواف کے دوان وضو ٹوٹ جائے تو کیا حکم ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء ومفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر دوران طواف عورت کا وضو ٹوٹ جائے تو کیا طواف درمیان میں چھوڑ کر ٹائلٹ جائے اور پھر وضو کر کے طواف continue کرے یا اس کے بغیر ہی طواف جاری رکھ سکتی ہے؟

جواب

دورانِ طواف عورت ہو یا مرد وضو ٹوٹ جائے تو طواف چھوڑ کر وضو کر کے طواف continue کرے، بغیر وضو کے طواف جاری رکھنا ناجائز و گناہ ہے۔

پھر اگر چار سے کم چکر لگائے تھے کہ وضو ٹوٹ گیا اور وضو کرنے چلی گئی، تو اس صورت میں اختیار ہوگا کہ واپس آکر اُسی پہلے طواف پر بِنا کریں یعنی جتنے پھیرے رہ گئے تھے صرف وہی کرلے، تو طواف پورا ہو جائے گا، نئے سرے سے شروع کرنا ضروری نہیں، البتہ یہ بھی اختیار ہے کہ نئے سرے سے شروع کرے اور یہی مستحب ہے اور اس صورت میں اُس پہلے طواف کو پورا کرنا ضروری نہیں۔

البتہ اگر چار یا زیادہ پھیرے کر لیے تھے، تو اب وضو کے بعد واپس آکر نئے سرے سے نہیں کر سکتی، جہاں سے چھوڑا تھا وہیں سے کرنا ہوگا۔ اور یاد رہے بِنا کی صورت میں حجرِ اسود سے شروع کرنے کی ضرورت نہیں، بلکہ جہاں سے چھوڑا تھا، وہیں سے شروع کرے۔

طواف کے لیے طہارت واجب ہے، لباب المناسک، ہدایۃ شرح بدایۃ المبتدی، مبسوط وغیرہ کتب فقہیہ میں ہے: ”فصل فی واجبات الطواف، الأول: ألطهارة عن الحدث الأكبر والأصغر“، یعنی: طواف کے واجبات میں سے حدث اکبر (غسل نہ ہونے) اور حدث اصغر (وضو نہ ہونے) سے پاک ہونا ہے۔ (لباب المناسک، باب انواع الاطوفۃ واحکامہا، فصل فی واجبات الطواف، ص 167، مطبوعہ مکۃ المکرمۃ)

اگر کوئی عذر ہو تو طواف موقوف کرنے کی اجازت ہے جیسا کہ وضو کا ٹوٹ جانا، امام ابو بکر بن مسعود کاسانی فرماتے ہیں: ”والموالاة في الطواف ليست بشرط حتى لو خرج الطائف من طوافه لصلاة جنازة أو مكتوبة أو لتجديد وضوء ثم عاد بنى على طوافه، ولا يلزمه الاستئناف لقوله تعالى: { وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ } [الحج: 29] مطلقا عن شرط الموالاة. وروي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه (خرج من الطواف، ودخل السقاية فاستسقى فسقى فشرب ثم عاد، وبنى على طوافه.)“،

ترجمہ: طواف کے چکروں کو لگاتار لگانا واجب نہیں۔ یہاں تک کہ اگر طواف کرنے والا نماز جنازہ، نماز پنج گانہ یا وضو کے لیے طواف چھوڑ کر جائے تو لوٹ کر وہیں سے شروع کرے۔ اور اس پر نئے سرے سے طواف کرنا لازم نہیں، اس کی دلیل اللہ تبارک وتعالیٰ کا

فرمان "اور اس آزاد گھر کا طواف کریں" ہے جس میں "موالاۃ (لگاتار کرنے)" کی قید نہیں۔ اور روایت کیا گیا کہ "آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دورانِ طواف پانی پینے کی جگہ تشریف لے گئے، پانی پیا اور پھر طواف کے لیے لوٹے اور وہیں سے طواف شروع فرمایا۔" (بدائع الصنائع، فصل شرط وواجبات طواف الزیارۃ، جلد 02، صفحہ 130، دار الکتب العلمیۃ)

چار سے کم پھیرے کر کے وضو کے لیے گیا تو نئے سرے سے شروع کرنا مستحب ہے ورنہ وہیں سے مکمل کرے، فتح القدیر، بدائع الصنائع، شرح اللباب اور درمختار مع ردالمحتار میں ہے: "ولو خرج منه أو من السعي إلى جنازة أو مكتوبة أو تجديد وضوء ثم عاد بنى." ترجمہ: اگر طواف یا سعی سے نمازِ جنازہ، فرض نماز یا دوبارہ وضو کے لیے چلا گیا پھر لوٹا تو وہیں سے طواف شروع کرے۔

درمختار کے قول "بنیٰ" کے تحت علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "(قوله بنى) أي على ما كان طافه، ولا يلزمه الاستقبال فتح. قلت: ظاهره أنه لو استقبل لا شيء عليه فلا يلزمه إتمام الأول لأن هذا الاستقبال لإكمال بالموالاة بين الأشواط، ثم رأيت في اللباب ما يدل عليه حيث قال في فصل مستحبات الطواف: ومنها استئناف الطواف لو قطعه أو فعله على وجه مكروه قال شارحه لو قطعه أي ولو بعذر والظاهر أنه مقيد بما قبل إتيان أكثره." یعنی جس جگہ سے طواف چھوڑا تھا وہیں سے شروع کرلے اور نئے سرے سے کرنا لازم نہیں، "فتح القدیر"۔ علامہ شامی فرماتے ہیں: اس عبارت کا ظاہر یہ ہے کہ اگر وہ نئے سرے سے شروع کرے تو اس پر کوئی کفارہ لازم نہیں۔ اور اس پر پہلا طواف مکمل کرنا لازم نہیں؛ کیونکہ نئے سرے سے شروع کرنا طواف کے چکروں کے درمیان تسلسل کو قائم رکھنے کے لیے ہے پھر میں نے لباب کی عبارت دیکھی جو اس پر دلالت کر رہی تھی، طواف کے مستحبات کی فصل میں فرمایا: اگر طواف کو منقطع کر دیا یا مکروہ طریقے پر طواف کیا اس پر شارح اللباب نے فرمایا: یعنی اگر عذر کی وجہ سے طواف منقطع کیا۔ اور ظاہر یہ ہے کہ یہ حکم اکثر پھیرے کر لینے سے پہلے ہے۔ (الدر المختار مع رد المحتار، مطلب فی طواف القدوم، جلد 02، صفحہ 497، دار الفکر بیروت)

بغیر وضو کے طواف کرنے کے متعلق فتاوی رضویہ میں ہے: "طواف اگرچہ نفل ہو اس میں یہ باتیں حرام ہیں: بے وضو طواف کرنا۔" (فتاوی رضویہ، رسالہ: انوار البشارۃ فی مسائل الحج والزیارۃ، ج 10، ص 744، رضا فاؤنڈیشن لاہور، ملتقطاً)

طواف کے دوران وضو کرنے چلا جائے، تو واپس آکر طواف پر بِنا کر سکتا ہے یا نہیں۔ اس سے متعلق بہار شریعت میں ہے: "طواف کرتے کرتے نمازِ جنازہ یا نمازِ فرض یا نیا وضو کرنے کے لیے چلا گیا، تو واپس آکر اُسی پہلے طواف پر بِنا کرے یعنی جتنے پھیرے رہ گئے ہوں، انہیں کرلے طواف پورا ہوجائے گا، سرے سے شروع کرنے کی ضرورت نہیں اور سرے سے کیا جب بھی حرج نہیں اور اس صورت میں اس پہلے کو پورا کرنا ضرور نہیں اور بِنا کی صورت میں جہاں سے چھوڑا تھا، وہیں سے شروع کرے حجرِ اسود سے شروع کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ سب اس وقت ہے جب کہ پہلے چار پھیرے سے کم کیے تھے اور اگر چار پھیرے یا زیادہ کیے تھے، تو بِنا ہی کرے۔" (بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 1100، 1101، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : محمد ساجد عطاری

مصدق : مفتی ابوالحسن محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر : NRL-0492

تاریخ اجراء : 24 شوال المکرم 1447ھ/13 اپریل 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net